REGD. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

355

- بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ -

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہارشنبہ

۲۹ شعبان ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۱۰/۴۵ | ۱۲ شہادت ۱۳۳۵ ہش | ۱۲ اپریل ۱۹۵۶ء | نمبر ۸۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۱ اپریل - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

طبیعت کل سے بہتر ہے مگر ابھی پوری طرح بحال نہیں۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۱۱ اپریل - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو آجکل پھر اعصابی تکلیف کچھ زیادہ رہنے لگی ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

امریکہ اس بات کے حق میں نہیں ہے کہ کوئی ایک فریق کشمیر کے جھگڑے کا یکطرفہ تصفیہ کرے

پنڈت نہرو کے حالیہ بیانات اور تقریروں پر امریکی حکام کا اظہار خیال

واشنگٹن ۱۱ اپریل - امریکی حکام نے کہا ہے کہ حکومت امریکہ اس بات کے حق میں نہیں ہے کہ کوئی ایک فریق کشمیر کے جھگڑے کا یکطرفہ تصفیہ کرے۔ امریکی حکام نے یہ بات کل بھارت کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے حالیہ بیانات اور تقریروں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہی۔ یونائٹڈ پریس آف امریکہ نے اطلاع دی ہے کہ واشنگٹن کے سرکاری حلقوں میں پنڈت نہرو کے ان بیانات پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ ان حلقوں کا کہنا یہ ہے کہ سرینگر اسمبلی کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کی مجاز نہیں ہے اس کا فیصلہ کرنے کا اصل اختیار ریاست کے عوام کو ہی حاصل ہے۔ اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں آزاد و غیر جانبدار استصواب کے ذریعہ وہ خود ہی اس کا فیصلہ کریں گے۔ اس امر کی تردید کرتے ہوئے کہ پاکستان کو امریکہ کی طرف سے فوجی امداد ملنے سے صورت حال بدل گئی ہے۔ امریکی حکام نے کہا امریکی امداد کا مقصد پاکستان کو اس قابل بنانا ہے۔ کہ وہ اپنی حفاظت کر سکے۔ اور اس علاقے کے دفاع کے سلسلہ میں اہم کردار ادا کر سکے:

ربوہ میں احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کا خصوصی اجلاس

ایسوسی ایشن کی خاص دعوت پر اجلاس میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی شرکت فرمائی

ربوہ ۱۱ اپریل - کل سہ پہر خواجہ ریسٹورنٹ میں احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ایسوسی ایشن کے صدر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب ایڈیٹر ماہنامہ الفرقان کی خاص دعوت پر عالمی عدالت انصاف کے جج محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ نے بھی شرکت فرمائی۔

اس اجلاس میں امریکہ۔ انڈونیشیا۔ مشرقی افریقہ۔ مغربی افریقہ۔ سیلون فلسطین بورنیو۔ ہندوستان اور پاکستان سے شائع ہونے والے متعدد احمدی اخبارات کے نمائندے موجود تھے۔ ہر ایک نمائندے نے محترم چوہدری صاحب سے اپنا تعارف کراتے ہوئے اپنے اخبار کے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچائیں۔ بعدہ چوہدری صاحب موصوف نے ممبران ایسوسی ایشن سے مختلف علمی اور تربیتی موضوعات پر تبادلہ خیالات فرمایا۔ اور بعض نہایت بیش قیمت ہدایات دیں۔ یہ اجلاس جو تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ بالآخر دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ جو مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے کرائی:

قیادت ربوہ کا ماہانہ اجلاس

ربوہ ۱۱ اپریل - کل مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب قیادت ربوہ کا ماہانہ اجلاس مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نائب صدر مجلس مرکزیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب نے انڈونیشیا سنگاپور اور ملایا میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز حالات بیان کئے۔ اجلاس میں صدر جلسہ مکرم غلام باری صاحب سیف اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب نے تربیت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے خدام کو بعض قیمتی نصائح فرمائیں:

عرب لیگ کا اعلان

قاہرہ ۱۱ اپریل - عرب لیگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ لیگ کے تمام ممبر ممالک اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ سے تعاون کرنے کی مقدور بھر کوشش کریں گے۔

شام اور اردن کی فوجوں کو منظم کرنے اور ان میں رابطہ پیدا کرنے کے متعلق اہم فیصلے

دمشق ۱۱ اپریل - شام اور اردن اسرائیل کی جارحانہ کارروائی کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی دفاعی فوجوں کو منظم کر کے ان میں رابطہ پیدا کرنے پر متفق ہو گئے ہیں۔ کل شام کے صدر شکری القوتلی اور اردن کے شاہ حسین کے درمیان طویل ملاقات ہوئی جس میں فوجوں کو منظم کرنے اور ان میں رابطہ پیدا کرنے کے متعلق اہم فیصلے کئے گئے۔ انہوں نے اس بات سے بھی اتفاق کیا۔ کہ کسی ایک عرب ملک پر حملہ تمام عرب ممالک پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ اس ملاقات میں دونوں ملکوں کے وزراء اعظم نے بھی شرکت کی۔

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور دیگر مبلغین اسلام کے اعزاز میں استقبال والوداع کی مشترک تقریب

ربوہ ۱۱ اپریل - کل شام وکالت تبشیر تحریک جدید کی طرف سے مبلغین اسلام کے اعزاز میں ایک مشترک تقریب منعقد کی گئی۔ اس میں مبلغ انڈونیشیا مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور مبلغ سنگاپور مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب کو ان کی کامیاب مراجعت پر خوش آمدید کہنے کے علاوہ مکرم امری عبیدی صاحب (مشرقی افریقہ) مکرم سید کمال یوسف صاحب۔ مکرم مولوی نور الحق صاحب تنویر مکرم شیخ رشید احمد صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب شاد کو جو اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلہ میں بیرونی ممالک تشریف لے جا رہے ہیں الوداع کہا گیا۔ اس تقریب میں بعض بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کے علاوہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ تقریب کا آغاز محترم چوہدری صاحب موصوف کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر نے کی۔ بعدہ نائب وکیل التبشیر صاحب نے (باقی صفحہ ۸ پر)

لنکا کے عام انتخابات میں متحدہ محاذ کو قطعی اکثریت حاصل ہو گئی

کولمبو ۱۱ اپریل۔ لنکا کے عام انتخابات میں عوامی متحدہ محاذ پارٹی کو قطعی اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ وزیراعظم سر جان کوٹلاوالا نے کل گورنر جنرل کو اپنا استعفیٰ پیش کر دیا اور متحدہ محاذ کے لیڈر بندرانائیکے اگلے روز نئی حکومت بنالیں گے۔

— قاہرہ ۱۱ اپریل۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے کل مصری وزیر خارجہ محمود فوزی سے ملاقات کی۔ آج وہ کرنل ناصر سے ملاقات کریں گے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲؍اپریل ۵۶ء

رائے عامہ کا خوف

ہم نے الفضل کی ایک حالیہ گذشتہ اشاعت میں سہ روزہ "ایشیا" لاہور کے حوالہ سے "فرقہ بندی کا دنگل" کے زیر عنوان ہفت روزہ صدق جدید لکھنؤ میں" ایک غیر جانبدار" کی قلم سے شائع شدہ ایک مراسلہ نقل کیا تھا۔ جس میں اس کے متعلق ایک اداریہ بھی الفضل کی اسی اشاعت میں لکھا تھا۔ ہمارے اس فعل پر مدیر ایشیا کو سخت غصہ آیا۔ اور آپے سے باہر ہو کر انہوں نے بہت سی باتیں کہہ ڈالیں۔ جو سراسر غیر اسلامی اخلاق کا نمونہ ہیں۔ اور ہمیشہ مخالفین حق کے ساتھ وابستہ چلی آئی ہیں۔ یہ مدیر "ایشیا" کی پرانی کمزوری ہے۔ کہ وہ نہایت بعدی قسم کا مزاح پسند کرتے ہیں۔ اور بعض وقت تو وہ مخالفین حق کے استہزائی انداز کی سرحدوں سے بھی کئی گز آگے نکل جاتے ہیں۔

ہم ان کے تازہ شاہکار کا نمونہ الفضل میں شائع کر کے ناظرین الفضل کو دکھ دینا نہیں چاہتے۔ جیسا کہ ہم ہمیشہ ان کے ایسے رشحات قلم کے متعلق طریق اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے اس کو نظر انداز کیا۔ آپ کو غصہ صرف اسی بات پر آیا ہے۔ کہ آپ کے خیال میں صدق جدید میں جو مراسلہ شائع ہوا ہے۔ اس کے متعلق کسی احمدی اخبار کو لکھنے کا حق نہیں تھا۔ کیونکہ آپ کے خیال میں احمدی مسلمان نہیں۔ اور یہ مراسلہ صرف مسلمانوں کے لئے ہے۔ حالانکہ ہم نے اس اداریہ میں جماعت اسلامی کے اسی خیال کی تردید کرنے کی کوشش کی تھی۔

اگر جماعت اسلامی کے ارکان کو عموماً اور مدیر "ایشیا" کو خصوصاً اللہ تعالیٰ چشم عبرت عطا کرتا تو وہ دیکھ سکتے تھے۔ کہ جس طرح وہ "رائے عامہ" کے لالچ میں حق کو چھوڑ کر بعض اہل علم حضرات کے سُر میں سُر ملا رہے ہیں۔ اور "رائے عامہ" کو ناراض کرنے کے خوف سے احمدیوں کو "قادیانی" لکھ کر تنابز بالالقاب جیسے گناہ سے بھی توبہ کرنے پر آمادہ نہیں۔ اور احمدیوں کا استہزا جائز سمجھتے ہیں۔ آج وہی لوگ جن کے ڈر سے وہ ایسا کرتے ہیں۔ خود مودودی صاحب اور ان کی جماعت پر بھی وہی باتیں سجا رہے ہیں۔ جن کی احمدیوں کے متعلق باتوں کو انہوں نے اپنایا ہے

قابل لحاظ یہ امر ہے۔ کہ اگر بعض لوگوں کے نزدیک احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ تو انہی لوگوں کے نزدیک مودودی صاحب اور ان کی جماعت بھی مسلمان نہیں ہے۔ تقریباً وہی اعتراضات اور وہی باتیں جو ان لوگوں نے احمدیت کے متعلق کہی ہیں۔ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے متعلق بھی کہی جا رہی ہیں۔ بلکہ یہاں تک کہ مودودی صاحب کی جماعت کو جماعت احمدیہ کی نقل سمجھتے ہیں۔ جس طرح کے فتوے احمدیت کے متعلق دیئے گئے ہیں۔ بعینہٖ اسی قسم کے فتوے مودودی صاحب کی جماعت کے متعلق بھی دیئے گئے ہیں۔

یہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے۔ بلکہ خود جماعت اسلامی کے ترجمانوں نے اس کو نہ صرف تسلیم کیا ہے بلکہ اس پر بڑے پیچ و تاب کھائے ہیں۔ اور تصنیفات شائع کی ہیں۔ چنانچہ اسی قسم کی ایک تصنیف "کیا جماعت اسلامی حق پر ہے" شائع ہوئی ہے۔ جس میں اس معاملہ کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ اور بڑے اہتمام سے اسلامی جماعت کے حق پر ہونے کے لئے دلائل دیئے گئے ہیں اور شہادتیں پیش کی گئی ہیں اس کتاب کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں بھی وہی دلائل اپنی صفائی کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔ جو ¾ صدی سے جماعت احمدیہ پیش کرتی آئی ہے۔ گویا اپنی صفائی میں بھی احمدیت ہی کی نقالی سے کام لیا گیا ہے۔

ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں۔ کہ جو عبرت ناک حالت مودودی صاحب اور جماعت اسلامی کی آج ان لوگوں کے ہاتھوں ہے۔ اس کو بھی مدیر ایشیا کو پیش نظر رکھنا چاہیئے تھا۔ اور احمدیوں پر نامسلمان ہونے کا فتویٰ دہراتے وقت یہ بھی دیکھنا چاہیئے تھا۔ کہ انہی لوگوں نے جن سے ڈر کر وہ احمدیوں کو نامسلمان قرار دیتے ہیں۔ ہاں انہی لوگوں نے اسی شان کے ساتھ خود مودودی صاحب اور ان کی جماعت کو بھی خارج از امت محمدیہ قرار دیا ہے۔ اور ان کو محمدی اسلام کا نہیں بلکہ خود ساختہ اسلام کا موجد بیان کیا ہے۔

دوسری طرف خود مودودی صاحب کی تحریروں سے ثابت ہے۔ کہ عملاً وہ تمام مسلمانوں کو جو جماعت اسلامی میں شامل نہیں کافر اور مرتد سمجھتے ہیں۔ اور رسمی اور موروثی مسلمانوں کو صریحاً غیر مسلم قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے۔ کہ مودودی صاحب نے اپنی جماعت کا سنگِ بنیاد رکھتے وقت اپنے از سرِ نو مسلمان ہونے کا اعلان کیا تھا۔ یعنی وہ کام کیا تھا۔ جس کا مطالبہ خوارج حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کرتے تھے۔ کہ وہ تحکیم کو مان کر نامسلمان ہو گئے ہیں۔ توبہ کر کے انہیں از سرِ نو مسلمان ہونا چاہیئے۔

ہم نے ان وجوہات کے پیش نظر مودودی صاحب اور ان کی جماعت کو عبرت دلائی ہے۔ مگر وہ جیسا کہ ہمارا خیال ہے "رائے عامہ" کے اتنے حریص ہیں۔ کہ حق کو جانتے ہوئے بھی جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے۔ تکفیر پرستوں اور کفر سازوں کی ہاں میں ہاں ملائے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کچھ کے دیتا ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام کہ انی مھین من اراد اھانتک ان کی آنکھوں میں چکا چوند پیدا کرتا ہے۔ مگر وہ عبرت حاصل نہیں کرتے۔

یاد دہانی

(۱) "انیس سالہ بقایا دار" احباب کو پھر یاد دلایا جاتا ہے۔ کہ "تحریک جدید" کی طرف سے ایک اعلان میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ وہ بقایا دار جو نمایاں اور غیر معمولی وعدے کرتے رہے ہیں۔ اور وہ اپنے اس بقایا کی معافی لیکر اس کی جگہ کم رقم دے کر نام درج فہرست کرانا نہیں چاہتے۔ وہ دفتر "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" سے بذریعہ تحریر اجازت حاصل کریں۔ کہ وہ اپنے سالم بقایا کی ادائیگی تک اس قدر ماہوار قسط سے ادا کرتے رہیں گے اگر انہوں نے قسط کے ادا کرنے میں استقلال دکھایا اور قسط دیتے رہے۔ تو ان کا نام بھی اشاعت والی فہرست میں درج کر لیا جائے گا۔

(۲) وہ جو اپنے بقایا کی معافی لے کر موجودہ حالت کے مطابق دینا چاہیں وہ اپنا بقایا ۱۵؍مئی تک صاف کر لیں۔ تا ان کا نام بھی کاٹنا نہ پڑے۔ بلکہ فہرست میں اشاعت پا جائے۔

(۳) جو احباب نہ بقایا ادا کریں۔ اور نہ معافی لیکر اس کی جگہ موجودہ حالت کے مطابق دیں۔ اور نہ ہی ۱۵؍مئی تک کوئی تسلی بخش فیصلہ کریں۔ تو ظاہر ہے کہ دفتر مجبور ہے۔ کہ ان کا نام فہرست سے کاٹ کر فہرست شائع کر دے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ناظرین الفضل کی خدمت میں

بعض احباب الفضل کا وی پی منگواتے ہیں۔ اور پھر واپس کر دیتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اس طرح خواہ مخواہ سلسلہ کا نقصان نہ کیا کریں۔ جب وہ وی پی منگواتے ہیں۔ تو پھر اس کا چھڑوانا ان کا اخلاقی فرض ہو جاتا ہے۔

نیز جن احباب کے چندے ختم ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ بھی وی۔پی کا انتظار کئے بغیر چندہ بھجوا دیا کریں۔ تو اس طرح ان کے چھ آنے بچ سکتے ہیں۔ (مینیجر الفضل)

درخواست دعاء

میری اہلیہ روشن بخت صاحبہ بنت حضرت حافظ عبدالعلی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ اور کافی کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

غلام احمد ضلعدار نہر گوجرانوالہ

مسلمانوں کی ملّی اور سیاسی بہبودی کیلئے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی بے لوث مساعی

اسلام کی مقدس اصطلاحات — کی — عزت و حرمت کا تحفّظ

— خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل —

(۱۰)

ایک بے بنیاد الزام

بعض حلقوں نے اپنی مخصوص اغراض کے ماتحت آجکل جو غلط فہمیاں جماعت احمدیہ کے خلاف پھیلا رکھی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ:۔

"قادیانی اپنی مطبوعات میں مسلمانوں کی مقدس مصطلحات .... جن کا محل استعمال مخصوص ہو چکا ہے اپنے اکابر کے لئے استعمال کرکے دلآزاری کے مرتکب ہوتے رہے ہیں۔"

(محاسبہ صفحہ ۳ از مولانا میکش)

یہ الزام فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں بھی دہرایا گیا۔ جہاں جماعت احمدیہ نے ناقابل تردید دلائل کے ساتھ اس کا غلط اور بے بنیاد ہونا واضح کیا۔

تعجب ہے کہ یہ اعتراض آج اسی جماعت پر کیا جا رہا ہے۔ جو روزِ اول سے نہ صرف خود اس بارے میں محتاط رہی ہے۔ بلکہ جو اس امر پر دیگر مسلمانوں سے احتجاج اور شکوہ کرتی رہی ہے۔ کہ وہ بھی کیوں مقدس اسلامی اصطلاحات کی عزت و حرمت کا مناسب خیال نہیں رکھتے۔

جماعت احمدیہ کا ایک امتیازی کارنامہ

حقیقت یہ ہے کہ شرعی اور اسلامی اصطلاحات کے تقدس کو قائم کرنا جماعت احمدیہ اور اسکے امام عالی مقام کا ایک امتیازی کارنامہ ہے اور برعظیم ہند و پاکستان کی سیاسی تاریخ میں جب اسلامی اصطلاحات کا ان کی حرمت کا خیال کئے بغیر عام استعمال شروع ہو گیا۔ تو اس وقت جماعت احمدیہ ہی تھی۔ جس نے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی تھی۔ اور مسلمانوں کو اس کے خطرناک اور دور رس نتائج سے آگاہ کیا تھا۔

۲۲-۱۹۲۱ء میں جب ملک میں ہندو مسلم اتحاد کا شور بلند تھا۔ اس مصنوعی اور غیر فطری اتحاد کی رَو میں جہاں دیگر کئی نقصانات مسلمانوں کو اٹھانے پڑے۔ وہاں ایک اہم خرابی یہ پیدا ہوگئی۔ کہ مسلمانوں کی مقدس مصطلحات کا استعمال عام ہو گیا۔ حتیٰ کہ غیر مسلموں کے لئے بھی ان کے استعمال کی جرأت ہونے لگی۔

اسلامی اصطلاحات کے بے جا استعمال پر احتجاج

اس پر آشوب زمانہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی نگرانی اور ہدایت کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو یہ توفیق عطا فرمائی۔ کہ اس نے اس نازیبا حرکت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ اور مطالبہ کیا کہ اسلامی اصطلاحات کے عام استعمال کو روکا جائے۔ چنانچہ اس وقت جماعت احمدیہ کے آرگن الفضل نے

"مسلمانوں کے زوال کی ایک وجہ"

"شرعی الفاظ و اصطلاحات کا بیجا استعمال"

کے دوہرے عنوانات سے ایک پُرزور مقالہ لکھا جس میں واضح کیا۔ کہ

"مسلمانوں کی اسلام سے بیگانگت کے اور بھی کئی ایک اسباب ہیں۔ لیکن مذہبی اصطلاحات اور قابل ادب و تعظیم اسلامی الفاظ کی بے حرمتی اور ان کا تمسخر و استہزا کے طور پر استعمال بھی کوئی کم گمراہ کن ثابت نہیں ہوا۔ اور سخت حیرت اور افسوس اس بات کا ہے کہ اس خطرناک روش کا تباہ کن خمیازہ بھگتنے کے باوجود مسلمان ابھی تک نہ صرف اس سے نہیں رکے۔ بلکہ اور زیادہ اس کے مرتکب ہو رہے ہیں۔"

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کذب بیانی کی اسلام میں شدید ممانعت

"قرآن شریف نے دروغگوئی کو بُت پرستی کے برابر ٹھہرایا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور یعنے بُتوں کی پلیدی اور جھوٹ کی پلیدی سے پرہیز کرو۔ اور پھر ایک جگہ فرماتا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین بالقسط شھداء للّٰہ ولو علٰی انفسکم او الوالدین والاقربین۔ یعنے اے ایمان والو انصاف اور راستی پر قائم ہو جاؤ اور سچی گواہیوں کو للہ ادا کرو۔ اگرچہ تمہاری جانوں پر ان کا ضرر پہونچے۔ یا تمہارے ماں باپ اور تمہارے اقارب ان گواہیوں سے نقصان اٹھائیں۔"

(نور القرآن حصہ دوم صفحہ ۱۸)

شہید کی اسلامی اصطلاح

"مسلمان جہاں اور بہت سی ایسی حرکات کے مرتکب ہوئے جو اسلام کے منافی اور [illegible] نقصان پہنچانے والی ہیں۔ وہاں نہ بعض مقدس مذہبی اصطلاحوں کو بھی بے وقعت اور ذلیل کرنے سے باز نہیں رہے۔ مثلاً شہید اسلامی اصطلاح میں بہت بڑا درجہ ہے اور یہ نعمت خدا تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں ان لوگوں کو بخشی ہے۔ جو اس کی راہ میں دشمنانِ اسلام سے لڑتے ہوئے اپنا سب کچھ حتیٰ کہ جان تک قربان کر دیں۔ اور اسلام کی حفاظت کی خاطر اپنے آپ کو [illegible] دیں ..... مگر اب اس مقدس مقام پر کن لوگوں کو کھڑا کیا گیا ہے؟ یہ پاک اصطلاح کن کے حق میں استعمال کی گئی؟ یہ قابل رشک درجہ کن کو دیا گیا؟ ان کو جو ..... بے گناہ اور بے بس لوگوں کو قتل کرنے کی وجہ سے کیفر کردار کو پہنچے۔ لوٹ کھسوٹ اور آتش زدگی جیسے افعال قبیحہ کی پاداش میں پھانسی پر لٹکائے گئے۔ اور پھر اس قدر فیاضی سے کام لیا گیا۔ کہ نہ صرف اس طرح مرنے والے مسلمانوں کو بلکہ ہندوؤں وغیرہ کو بھی شہید قرار دیا گیا۔"

گاندھی جی کے متعلق مقدس اسلامی الفاظ کا استعمال

اس زمانہ میں "ہندو مسلم اتحاد" کے جوش میں بعض مسلمانوں نے گاندھی جی کے متعلق بھی مقدس اسلامی الفاظ استعمال کئے۔ جماعت احمدیہ کے آرگن الفضل نے اس امر کے خلاف بھی احتجاج کیا۔ اور لکھا کہ:۔

"گاندھی جی کے متعلق جوش عقیدت سے وہ وہ الفاظ استعمال کئے گئے اور کئے جا رہے ہیں۔ جو ہر ایک مسلمان کے متعلق بھی استعمال نہیں کئے جا سکتے۔ بلکہ مسلمانوں میں سے بھی خاص خاص لوگ ہوتے ہیں جو ان کے مستحق سمجھے جاتے ہیں۔ "ملہم" ان کو کہا گیا ہے ولی ان کو قرار دیا گیا ہے "اسلام کا سب سے بڑا خادم" ان کو بتایا جاتا ہے۔ بالقوۃ نبی ان کو سمجھا گیا ہے۔ انبیاء کے مشابہ انہیں ٹھہرایا گیا ہے ...... حالانکہ گاندھی جی کے جو عقائد اور خیالات ہیں۔ اور

اسلام کو وہ جس نظر سے دیکھتے ہیں وہ پوشیدہ نہیں۔ ایک مشرک اور مخالف اسلام کے متعلق مقدس اسلامی الفاظ استعمال کرنے کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ عام لوگ سمجھنے لگ جائیں گے کہ اسلام میں جن لوگوں کے متعلق یہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں وہ بھی ایسے ہی ہوں گے"۔

آخر میں اس مقالہ میں لکھا گیا:۔

"غرض مذہبی اور اسلامی الفاظ اور اصطلاحات کا ایسا بے ہودہ اور بے جا استعمال سخت نقصان رساں ہے کیونکہ اس سے مسلمانوں کو تھوڑا بہت اسلام سے جو تعلق باقی ہے اس کے بھی کٹ جانے کا خطرہ ہے۔

پس ہم بڑے زور کے ساتھ آئندہ خطرے سے آگاہ کرتے اور پہلا نقصان یاد دلاتے ہوئے مشورہ دیں گے کہ مسلمان نہ صرف خود اپنے مذہبی الفاظ اور اصطلاحات کا بے جا استعمال ترک کر دیں۔ بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔

الفضل ۵ جون ۲۲ء

جلد ۹ نمبر ۹۰

اس مضمون سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام کی مقدس اصطلاحات جماعت احمدیہ کو کتنی عزیز ہیں۔ اور وہ ماضی میں ان کی عزت و حرمت کے تحفظ کے لئے کس طرح کوشاں رہی ہے

(باقی)

بلا تبصرہ

ذیل میں ہفت روزہ ریاست دہلی مورخہ ۲۶ مارچ ۵۶ء کا ایک ادارتی نوٹ بلا تبصرہ شائع کیا جاتا ہے۔ معزز معاصر "ریاست دہلی" "احمدی جماعت" کے زیر عنوان رقمطراز ہے

ملتان (پاکستان) سے ایک صاحب عبد القادر لکھتے ہیں:۔

"افسوس ہے کہ ریاست میں مرزائیوں کے حق میں نوٹ چھپا ہے۔ آپ ہندوستانی شہری ہیں آپ کو ہمارے پاکستان کے مذہبی اور داخلی معاملات میں دخل دینے کا کیا حق حاصل ہے۔ چاہے ہم ان احمدیوں کو جو مرتد ہیں۔ خلاف قانون قرار دیں یا ایک اقلیت۔ آپ کے نوٹ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی مرزائی سکھ ہیں جو ان کی حمایت کر رہے ہیں"۔

معلوم ہوتا ہے کہ ملتان کے یہ خط لکھنے والے احمدی جماعت کے بہت سخت مخالفین میں سے ہیں۔ جنہوں نے احمدیوں کے خلاف اپنے اس خط میں بہت زہر اگلا۔ مگر ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ کے اس خط کے باعث "ریاست" کو اپنی پوزیشن صاف کرنے کا موقعہ دیا۔ چنانچہ اگر مظلوم احمدیوں کے حق میں آواز پیدا کرنا مرزائی سکھ ہونا ہے۔ تو ایڈیٹر "ریاست" کو کسی قسم کا سکھ قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ نہ صرف اس نے بہت برس ہوئے مظلوم احمدیوں کے حق میں آواز پیدا کی۔ جبکہ ان کو مرتد کہہ کر افغانستان میں سنگسار کیا گیا۔ بلکہ اس کی تمام زندگی ہی ظلم کے خلاف اور مظلوموں کے حق میں آواز پیدا کرتے گذر رہی۔ اور "ریاست" کے پچھلے فائل گواہ ہیں کہ اس نے ریاستوں کی رعایا کو ظالم والیان ریاست کے مظالم سے نجات دینے کی راہ میں ہر خطرہ کو لبیک کہا ایران میں بہائی مذہب والوں پر ظلم ہوا۔ تو ان کی حمایت میں اس نے علم بلند کیا۔ جب کبھی سکھوں نے مسلمانوں پر ظلم کیا۔ تو یہ مسلمانوں کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ اور اب ہندوستان کے آزاد ہونے کے بعد اگر ہندوستان میں عیسائیوں پر صرف عیسائی ہونے کے جرم میں مظالم ہو رہے ہیں۔ تو یہ ان کے حق میں بھی آنسو بہانا اپنا ایمان اور فرض سمجھتا ہے۔ یعنی اگر پاکستان یا ہندوستان میں احمدیوں پر کئے جا رہے مظالم کے خلاف آواز پیدا کرنے کے اعتبار سے ایڈیٹر "ریاست" "مرزائی سکھ" ہے۔ تو یقیناً اسے بہائی سکھ، مسلمان سکھ، اور عیسائی سکھ وغیرہ بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور یہ اس سے انکار نہیں کر سکتا بلکہ یہ ان تمام اقسام کا سکھ ہونا اپنے لئے باعث فخر اور صحیح معانی میں گورو گوبند سنگھ کا مقلد ہونا قرار دیتا ہے۔

دنیا کا کوئی ایسا مذہب نہیں۔ جس نے ظلم کو ایک شرمناک بدعت اور مظلوم کی حمایت کرنا اور سعادت قرار نہ دیا ہو۔ مگر یہ واقعہ بے حد دلچسپ ہے۔ کہ ہر مذہب کے لوگ ہی مذہب کے نام سے دوسروں پر ظلم کرتے جا رہے ہیں۔ یہ چاہے ہندو ہوں یا مسلمان۔ عیسائی ہوں یا آریہ سماجی اور سکھ ہوں یا یہودی یعنی مذہب کے نام پر مذہب کی مٹی پلید کی جا رہی ہے۔ اور اس مذہبی تخیل کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ پاکستان میں مسلمان کے ہاتھوں مظلوم احمدیوں کا زندہ رہنا مشکل ہو رہا ہے۔ حالانکہ جہاں تک اسلامی تعلیم کا سوال ہے۔ شاید ہی کوئی احمدی ایسا ہوگا۔ جو اسلامی اشعار کا پابند رہنا اپنا فرض اور ایمان نہ سمجھتا ہو۔ ہماری خواہش ہے۔ کہ پاکستان کے غیر احمدی مسلمان احمدیوں کو مسلمان سمجھتے ہوئے اپنے دلوں کو کدورت سے پاک رکھیں۔ اور مظالم کا وہ سلسلہ ختم کیا جائے۔ جو ایک عرصہ سے احمدیوں پر ان کے صرف احمدی ہونے کے باعث غیر احمدی مسلمانوں کے ہاتھوں جاری ہے

یہ نقصان کس کا ہے؟

اگر آپ کی جماعت میں روزانہ الفضل یا الفضل کا خطبہ نمبر نہیں آتا تو آپ نے کبھی اس طرف بھی توجہ کی کہ یہ نقصان کس کا ہے؟

اگر

آپ سنجیدگی سے اس پر غور کریں گے تو آپ کا دل یہ پکار اٹھے گا کہ اس طرح آپ خود اپنا نقصان ہی کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں آپ مرکز کے حالات سے بالکل بے خبر رہتے ہیں۔

اس لئے

اخبار الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر جاری کروا کر اس نقصان کی جلد تلافی کیجئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اعانت الفضل

مکرم منیر احمد صاحب ابن کرنل عطاء اللہ صاحب نے الفضل کی اعانت کے لئے مبلغ -/۱/۵ روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوائے ہیں۔ ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام اخبار الفضل کا خطبہ نمبر ایک سال کے لئے جاری کر دیا جائے گا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

دوسرے احباب بھی اپنے مقدس آقا کے پاکیزہ خطبات زیادہ سے زیادہ تعداد میں دوسروں تک پہنچانے کے لئے اخبار الفضل کی اعانت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(مینیجر الفضل ربوہ)

دعوت ولیمہ

مورخہ ۸/۴/۵۶ء کو مکرم ملک غلام نبی صاحب شاہد کی تقریب ولیمہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی جس میں جامعۃ المبشرین کے اساتذہ، غیر ملکی اور دوسرے طلبا نے شرکت کی۔ خورد و نوش کے بعد مکرم مولینا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے اجتماعی دعا کرائی۔

(چوہدری محمد طفیل منیر شاہد ربوہ)

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ ناصرہ قریباً ایک ماہ سے بوجہ بار بار دستوں کے آنے اور پیچش کی تکلیف بیمار ہے۔ احباب کرام اس کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دو دن سے عزیزہ کی والدہ کو بھی بخار آتا ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(سردار محمد محلہ دار الیمن ربوہ)

اسلام پر اہلِ مغرب کے عائد کردہ الزامات غلط ہیں

مشہور مستشرق ڈاکٹر پروفیسر اڈوین۔ اے کالغرلی کا اعلان

(مترجم:۔ یحییٰ فضلی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

آپ نے بھی یہ مقولہ سنا ہوگا۔ کہ "سچائی کو کتنی بھی ہوشیاری سے چھپا دو۔ وہ ایک نہ ایک روز ضرور ظاہر ہو کر رہے گی"۔ کچھ ایسی ہی ہوشیاری کا ثبوت یورپ کے مدبرین نے دیا تھا۔ اور اسلامی تعلیمات کی انتہائی بھونڈی صورت اپنے عوام کے سامنے پیش کی تھی۔ آج یورپ میں اسلام کا دلکش چہرہ پیش کرنے میں احمدی مبلغ کوشاں ہیں۔ چنانچہ یورپین انصاف پسند لوگ اس بات کو تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ اسلام پر لگائے گئے تمام الزامات غلط ہیں ــــ ذیل کا مضمون مشہور مستشرق اور امریکن کالج (قاہرہ) کے پروفیسر ڈاکٹر اڈوین اے کالغرلی کا ہے۔ جو مصر کے ماہنامہ "الھلال" بابت فروری ۵۶ء کے شمارہ میں شائع ہوا ہے۔

مغرب کے لوگوں کو اسلام کے متعلق معلومات دو ذرائع سے حاصل ہوئیں۔ ایک ذریعہ تو مغرب کے وہ سپاہی اور تاجر تھے۔ جنہوں نے اسلامی ممالک سے واپس آکر اپنے ہاں وہاں کی باتیں سنائیں۔ دوسرا ذریعہ وہ محدود سے چند مغربی لوگ ہیں۔ جنہوں نے قرآن اور دیگر اسلامی کتب دین کا نہ صرف مطالعہ کیا۔ بلکہ ان میں سے بعض کا لاطینی زبان میں ترجمہ کیا۔ جو ٹولیڈو اور پیرس کے کالجوں میں پڑھائی جاتی رہیں۔

اسلام کے متعلق جو باتیں مشہور ہوئیں۔ ان میں بہت سی غلط تھیں۔ اور وہ اب تک مغربی لوگوں کے اذہان میں راسخ ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ مسلمان محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی عبادت کرتے ہیں۔ مغربی لوگوں کا اس خیال کو درست ماننا کوئی تعجب خیز نہیں۔ کیونکہ بعض مسیحی مسیحیت کے بانی اور مرکزی شخصیت حضرت مسیح علیہ السلام کی عبادت کرتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے خیال کیا۔ کہ مسلمان بھی اپنے دین کے بانی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کرتے ہوں گے۔ اس لئے انہوں نے مسلمانوں کے دین کو اسلام کی بجائے "محمد ازم" کہنا شروع کیا۔

یہ نظریہ یورپ میں صلیبی جنگوں سے قبل اور ان کے دوران پھیلا۔ پھر صلیبیوں کی جنگ سے واپسی پر یہ خیالات زیادہ راسخ اور مروج ہو گئے۔ کیونکہ مذہبی رہنماؤں اور فوجی افسروں نے کوشش کی تھی۔ کہ سپاہیوں کے دلوں میں مسلمانوں سے نفرت اور بغض وعناد پیدا کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کے معتقدات کے متعلق غلط پراپیگنڈا شروع کیا۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلی چیز یہی تھی۔ کہ مسلمان اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کرتے ہیں۔

یہ پراپیگنڈا سپاہیوں میں بہت کامیاب رہا۔ چنانچہ جب وہ مسلمان ممالک سے واپس لوٹتے۔ ان غلط باتوں کو آگے پھیلاتے اور یہ بات تو واضح ہی ہے۔ کہ ان میں سے اکثر اَن پڑھ تھے۔ اپنی زبان تک لکھ یا پڑھ نہ سکتے تھے۔ ان کا مسلمانوں سے میل جول نہ تھا۔ اور نہ ہی وہ عربی جانتے تھے۔ اس لئے انہیں ایسا کوئی موقع میسر نہ تھا۔ کہ پڑھ یا سن کر اسلام اور مسلمانوں کے متعلق صحیح باتیں جان سکیں۔

عجیب بات ہے کہ یہ غلط خیال آج تک نہ صرف موجود ہے۔ بلکہ اس کی ترویج ہو رہی ہے۔ مارکوپولو کا سفرنامہ عمدہ اور عجیب کتابوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے اکثر وہ باتیں لکھی ہیں۔ جو اس نے خود دیکھیں۔ یہ کتاب بہت دفعہ چھپ چکی ہے۔ اور آج تک متواتر چھپ رہی ہے۔ یہ کتاب بھی غیر محسوس طور پر اسی خیال کی ترویج کر رہی ہے۔ اس کے پانچویں باب میں مارکوپولو مملکت موصل (عراق) کا ذکر کرتا ہے۔ کہ آرمینیا کے جنوب مشرق میں ایک بہت بڑی مملکت ہے۔ وہاں مختلف اقسام کے لوگ آباد ہیں۔ ان میں سے ایک قسم کو عرب کہتے ہیں۔ یہ لوگ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کرتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر آئندہ ایڈیشنوں میں اسکی تصحیح سے متعلق حاشیہ شامل کر لیا جائے۔

بعض امریکی رسائل تو آج تک اس غلطفہمی میں مبتلا ہیں۔ اور اپنے مضامین میں اسے شائع کرتے رہتے ہیں۔ یا ان مضامین کے ساتھ چھپنے والی تصاویر کے عنوانات اور وضاحتی عبارتوں میں اس کا اظہار کر دیتے ہیں۔

نہایت افسوس سے اس بات کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ امریکہ میں بعض سکول باقاعدہ طور پر طلباء کے اندر یہ غلط خیال پھیلاتے ہیں۔ ان کے اساتذہ انہیں بتاتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے لئے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت لازمی ہے۔ اور ہر کام میں ان کی اطاعت محض اس لئے ہے۔ کہ وہ ان کی عبادت کرتے ہیں۔ جب کہ دوسری طرف تمام مسلمان اقرار کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اور حضرت محمد مصطفٰے (صلعم) اس کے رسول ہیں۔ اور مسلمانوں کی حضرت محمد (صلعم) کی اطاعت اس خدائے واحد کی اطاعت ہی ہے۔ جس کی عبادت کے لئے انہیں محمد (صلعم) نے بلایا۔ اور جس کی وہ خود بھی عبادت کرتے تھے۔

اسلام کے متعلق دوسری بڑی غلط فہمی جو آج تک یورپ اور امریکہ کے اکثر اذہان میں راسخ ہے۔ یہ ہے کہ مسلمانوں کا ایمان ہے۔ کہ انسان کے نصف بہتر یعنی عورتوں میں روح نہیں ہوتی۔ افسوسناک بات تو یہ ہے۔ کہ بلاد مغرب میں ادبی تخلیقات مصریوں۔ ترکوں۔ عربوں۔ فارسیوں اور کردوں کروڑ پاکستانی اور ہندوستانی مسلمانوں کے متعلق اس غلط فہمی کو زیادہ مضبوط کرتی ہیں۔ یورپ اور امریکہ کے مصنفوں اور شعراء نے اس غلطی کو اس حد تک رائج کرنے کی کوشش کی۔ کہ آج اہلِ یورپ کا متفقہ نظریہ بن چکا ہے۔

بعض مشرقی علوم کے ماہرین نے کوشش کی ہے۔ کہ اس غلطی کی تصحیح ہو جائے۔ چنانچہ ان میں سے ایک جارج سیل تھے۔ جو قرآن کے سب سے پہلے عمدہ ترجمہ کے مصنف ہیں۔ یہ ترجمہ ۱۷۳۴ء میں شائع ہوا۔ انہوں نے مقدمہ میں اس غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش کی۔ اور لکھا کہ بہت سے ادیب مسلمانوں پر یہ از سرتاپا غلط اتہام لگاتے ہیں ــــ مگر اس کے باوجود یہ اتہام لگایا جاتا رہا۔

کچھ ہی عرصہ ہوا ایک امریکی رسالہ نے کسی سیاح کا سفرنامہ شائع کیا تھا۔ جس نے کچھ وقت مشرق وسطی میں گذارا تھا۔ اس نے بھی اس اتہام کی تردید کی ہے۔

اسی طرح مشرق اوسط کے امریکی نمائندہ خصوصی نے ایک ڈرامہ لکھا۔ جس میں ایک ایرانی مسلمان خاتون کو پیش کیا ہے۔ اور بتایا کہ وہ اپنے بھائیوں کی طرح مدرسہ نہیں جاتی۔ کیونکہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ عورتوں میں روح نہیں ہوتی۔ اور یہ کہ اس زندگی کے بعد وہ کتوں۔ بلیوں اور دیگر حیوانات میں مل جائیں گی۔

کچھ عرصہ پیشتر یورپ کے ایک مشہور ادبی پرچہ نے ایک بڑے ادیب کے مصر کے سفر کے حالات پر مشتمل مقالہ شائع کیا تھا۔ اس میں اس نے مسلمان عورتوں کے متعلق اس افتراء کا ذکر کیا تھا جسے اٹھارھویں صدی کے ادیبوں نے پھیلایا تھا۔ بعد میں اس ادیب نے اس مقالہ کو اپنے سفرنامہ میں شامل کر کے کتابی صورت میں بھی چھپوایا۔

افسوسناک امر یہ ہے۔ کہ یہ غلط خیال یورپ کے ان مشہور ادیبوں تک ہی راسخ ہو چکا ہے۔ جو مشرق اور وہاں کے رہنے والوں کے متعلق سند سمجھے جاتے ہیں۔ انہیں اے۔ ڈبلیو لین کی آج سے ایک صدی قبل کی شائع شدہ کتاب "آج کے مصری" ضرور پڑھنی چاہیئے۔ وہ لکھتا ہے:۔

"دین اسلام عورت کو جنت میں داخل ہونے سے نہیں روکتا۔ بیشتر اہل مغرب کا یہ خیال کہ مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ کہ عورتوں میں روح نہیں ہوتی۔ قطعاً درست نہیں ہے۔"

ان غلط خیالات میں سے ایک جنت کے متعلق ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے نزدیک جنت جسمانی آرام وعیاشی کی جگہ ہے۔ وہ کہتے ہیں قرآن میں جنت کی تعریف کچھ اس طرح آئی ہے۔ کہ وہاں حوریں۔ غلمان۔ شراب اور شہد کی نہریں۔ قسم قسم کے پھل اور پرندوں کے گوشت ہوں گے...... !

لیکن دراصل مسلمانوں کا درست عقیدہ یہ ہے۔ کہ جنت متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ تاکہ ان کی ارواح ونفوس اپنی نیک خواہشات حاصل کر سکیں۔ اور یہ بات جسم کے آرام وتعیش کے عقیدہ سے کہیں عمدہ ہے۔ بلکہ بیشتر مسلمانوں کے نزدیک جنت کا سب سے بڑا انعام خدا تعالیٰ کی زیارت ہے۔

بہت سے یورپین سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمان اپنے گناہوں پر نتائج کا مرتب ہونا نہیں مانتے۔ بلکہ بعض کا خیال ہے۔ کہ وہ گناہوں کی قدرت ہی نہیں رکھتے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمان خدا تعالےٰ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے استغفار پڑھتے ہیں۔

ابن قیم کی کتاب کتاب الروح سے زیادہ تفصیل کے ساتھ میں نے آج تک اور کسی کتاب میں گناہوں کا تذکرہ نہیں پڑھا۔ اس نے اس میں ایک سو سے زیادہ غلطیاں ایسی گنوائی ہیں۔ جن کا مرتکب خدا تعالیٰ کی سزا کا مستحق ہو جاتا ہے۔

ولادت

مورخہ ۶ر اپریل بروز جمعہ اللہ تعالےٰ نے میرے بیٹے مولوی احمد علی صادق کو بچہ عطا فرمایا۔ جس کا نام حضرت اقدس نے کرامت اللہ تجویز فرمایا۔ یہ میرا تیسرا پوتا ہے۔ احباب بچے کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(حکیم عبید اللہ راکجھا از ربوہ)

مسیح موعودؑ نمبر رسالہ خالد کے مندرجات

ادارہ خالد کی طرف سے ماہ مئی میں جو ایک معلومات افزا ، ٹھوس اور معیاری نمبر شائع کیا جا رہا ہے اس کے بلند پایہ مندرجات کی فہرست ہدیہ قارئین ہے (ادارہ خالد ربوہ)

(۱) مہدی معہود (نظم) جناب عبدالمنان صاحب ناہید۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خود نوشت سوانح حیات کا ایک قیمتی ورق

(۳) حضرت مسیح موعودؑ کی پاک زندگی کا مختصر خاکہ ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

(۴) نعت رسولؐ ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق کاملہ کی ایک جھلک ۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ

(۶) تبدیلی (غزل) ۔ جناب نسیم سیفی صاحب نیگوس افریقہ

(۷) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ غلبہ اسلام کے روح افزا نظارے } جناب مولانا محمد شریف صاحب سابق مبلغ فلسطین۔

(۸) دو حیرت انگیز اعترافات ۔

(۹) محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ (نظم) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔

(۱۰) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عصر حاضر کے نامور مسلم زعماء کا خراجِ عقیدت .

(۱۱) سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا انقلاب انگیز لٹریچر ۔ از جناب مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی واقف زندگی

(۱۲) پیغام احمدؑ

(۱۳) حضرت سلطان القلم کے مایہ ناز اہل قلم شاگرد از جناب شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی لاہور

(۱۴) آخری زمانے کی آخری جماعت (نظم) از جناب عبدالسلام صاحب اختر

(۱۵) حضرت مسیح موعودؑ کے ہم عصر ادباء کا اسلوب بیان ۔ از امین اللہ خاں سالک ۔

(۱۶) حضرت مسیح موعودؑ کے بعض غیر مسلم نقاد ۔ از جناب گیانی عباد اللہ صاحب

(۱۷) امام وقت (نظم) ۔ از مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد چک چھور ۱۱

(۱۸) ملاحظات ۔ از جناب خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی

(۱۹) حضرت مسیح موعودؑ کی حقانیت کا ایک تابندہ نشان } از جناب حمید قریشی صاحب گوجرانوالہ

(۲۰) وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے ۔ منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۲۱) "کس کے آنے سے یہ بہار آ پہنچی" } نظم امین اللہ خاں صاحب سالک

(۲۲) آپ کا کلام } جناب قاضی محمد یوسف صاحب ، مردان ۔ ریاض اختر صاحب راولپنڈی وغیرہ۔

(۲۳) بعثت مسیح موعودؑ سے قبل اور بعد (نظم) اختر گوبند پوری ۔

حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام میں خدا تعالیٰ اور رسول اکرمؐ اور قرآن کریم سے عشق۔

(ادارہ خالد)

دعائے مغفرت

(۱) میرے خالو چوہدری محمد اسماعیل صاحب ننگل والے ۱۰ مارچ کو افریقہ میں انتقال فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحوم ننگل ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے ۔ پیدائشی احمدی اور سلسلہ کے مخلص خادم تھے ۔ اپنے پیچھے صرف اپنی بیوی چھوڑی ہے ۔ کوئی اولاد نہ تھی ۔ آجکل ان کی بیوی افریقہ ہی میں ہے درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہماری خالہ کی مشکلات کو دور فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے ۔ آمین

محمد الدین پسر صوفی روشن الدین صاحب ربوہ حال گھمیانہ ضلع جھنگ

(۲) میرے والد بزرگوار منشی احمد خان صاحب برق بروز جمعۃ المبارک ساڑھے بارہ بجے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ احباب کرام ان کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں ۔

جمعدار عبدالرزاق خان ولد مکان نمبر ۹۷ B-D محلہ کرشن پورہ راولپنڈی

یوم اسلامی جمہوریہ جماعت احمدیہ راولپنڈی

مؤرخہ ۲۳/۳/۵۶ کو جماعت احمدیہ راولپنڈی نے یوم اسلامی جمہوریہ پاکستان مقامی پروگرام کے مطابق پورے اہتمام کے ساتھ منایا ۔ انجمن احمدیہ کو خوبصورت جھنڈیوں اور پھولوں سے سجایا گیا انجمن کے باہر ایک خوبصورت گیٹ بنایا گیا ۔ جس پر "اسلامی جمہوریہ پاکستان مبارک باد" لکھ کر لگایا گیا ۔ تہنیت و مبارکباد کے لئے نہایت خوبصورت کارڈ چھپوا کر صدر جمہوریہ وزیر اعظم صوبائی گورنر ۔ اور وزیر اعلےٰ اور بکثرت بڑے آفیسرز کو ارسال کئے گئے ۔

خطبہ جمعہ میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات پڑھ کر سنائے جس میں پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے لئے دعا کی گئی تھی ۔ اور اس کو مضبوط بنانے اور اسلامی رنگ دینے کی تلقین فرمائی گئی تھی ۔

بعد نماز جمعہ مری روڈ پر ایک اجلاس عام زیر صدارت میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ منعقد ہوا جس میں مولانا محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ ۔ چوہدری احمد جان صاحب اور صدر محترم نے تقریریں کیں جن میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے بننے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سامعین کو آنے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ۔ اپنے قول و فعل کے ذریعہ تبلیغ اسلام کرنے کی دعوت دی تا ساری دنیا کو اسلامی بنایا جا سکے ۔ آخر میں اجتماعی دعا کی گئی ۔

جلسہ کے بعد مٹھائی تقسیم کی گئی ۔ راولپنڈی کے تمام ہسپتالوں میں مریضوں کو لفافوں میں بند کر کے پھل تقسیم کئے گئے ۔ رات کو وسیع پیمانے پر چراغاں کیا گیا جس سے انجمن احمدیہ کی عمارت کی سجاوٹ دوبالا ہو کر گذرنے والوں کے لئے جاذب نظر بن گئی تھی ۔ (سیکرٹری رشد و اصلاح راولپنڈی)

ولادت

مجھے اللہ تعالےٰ نے مؤرخہ ۱۳/۳/۵۶ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب کرام اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت مند لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بننے کی توفیق بخشے ۔ آمین ملک نثار احمد پرویز واہ چھاؤنی

اساتذہ کی فوری ضرورت

نظارت تعلیم آئندہ مئی ۱۹۵۶ء سے دس مختلف دیہات میں پرائمری سکول جاری کرنا چاہتی ہے ایسے سکولوں کے لئے دس اساتذہ کی ضرورت ہے جو احباب اس کام کو سرانجام دینے کے لئے تیار ہوں وہ اپنے کوائف سے نظارت تعلیم کو اطلاع دیں ۔

(۱) نام (۲) عمر (۳) تعلیم (۴) تجربہ تدریسی (۵) دینی تعلیم (۶) مکمل پتہ

ٹرینڈ اساتذہ ۔ پنشنر اور فارغ شدہ دیہاتی مبلغین کو جو کم از کم مڈل پاس ہوں اور دینی تعلیم و تدریس کا تجربہ ہو ترجیح دی جائے گی ۔ (ناظر تعلیم ربوہ)

پرائمری تعلیم اور احباب جماعت کا فرض

اگر آپ کی جماعت کے بچوں کی پرائمری کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام نہیں تو فوری طور پر پرائمری سکول کے اجراء کا انتظام فرمائیں ۔ نظارت تعلیم آپ کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے کے لئے تیار ہے آئندہ سال نظارت تعلیم دس ایسی دیہاتی جماعتوں کو اساتذہ کی تنخواہوں کے لئے گرانٹ دے گی جو جماعتیں اپنے ہاں ابتدائی تعلیم کے لئے پرائمری مدارس جاری کریں گی اور رات کے وقت انہیں مدارس میں تعلیم بالغان کا انتظام کریں گی ۔

۳۰ اپریل ۱۹۵۶ء تک ایسی درخواستیں نظارت تعلیم میں پہنچ جانی چاہئیں (ناظر تعلیم)

درخواستہائے دعا

(۱) مولوی برکات احمد صاحب راجیکی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں ۔ احباب کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں (ڈاکٹر عطر دین درویش قادیان حال ربوہ)

(۲) میرے بھتیجے ۔ بھانجے بھانجیاں خسرہ بخار کی وجہ سے بیمار ہیں ۔ تمام احمدی بھائیوں ۔ بہنوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان سب عزیزوں کو اپنے خاص فضل و کرم سے صحت کاملہ دے اور لمبی عمر عطا کرے ۔

آمنہ دختر میاں محمد ابراہیم صاحب سماعیلہ ضلع گجرات

ایٹم کے پرامن استعمال میں بین الاقوامی تعاون!

دنیا کے مختلف حصوں کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایٹمی توانائی کے پرامن استعمال کے سلسلہ میں بین الاقوامی تعاون میں متواتر ترقی ہو رہی ہے اور اس ضمن میں کئی ایک قابل ذکر اہم نتائج بھی مرتب ہو چکے ہیں۔

یورپ میں بلجیم۔ فرانس۔ اٹلی۔ لکسمبرگ، ہالینڈ اور مغربی جرمنی باہمی اشتراک سے قومی سطح پر بلند تر ایٹمی توانائی کا ایک بورڈ یا کمیشن قائم کر رہے ہیں۔ جس میں وہ اپنے قومی وسائل کو یکجا کر دیں گے۔ تاکہ بجلی کی پیداوار اور طب زراعت اور صنعتوں میں ایٹم کے پرامن استعمال کا کام زیادہ تیزی سے جاری رکھ سکیں۔

اس اثناء میں یورپ کی سترہ اقوام کے مابین ایک وسیع تر تنظیم کیلئے مذاکرات جاری ہیں تاکہ وہ ایٹم کے پرامن استعمال کیلئے زیادہ وسیع پیمانے پر باہمی تعاون سے کام لے سکیں۔ اس وقت مغربی یورپ کی تمام اقوام "ایٹم برائے امن" کے پروگراموں پر عملدرآمد کر رہی ہیں۔ اور ان کے درمیان معلومات کا تبادلہ اور مختلف انواع کا تعاون جاری ہے۔

مثال کے طور پر ناروے اور ہالینڈ ۱۹۵۱ء سے ایک دوسرے کے ساتھ اشتراک عمل کر رہے ہیں۔ اور اس سلسلے میں دونوں ممالک ملکر ایٹمی تحقیقات کے ایک ہی ایکٹر سے کام لے رہے ہیں۔ مزید برآں ان ادارے کے عملے میں دس مختلف ممالک کے سائنسدان تحقیقات میں مصروف ہیں۔ اور اس طرح یہ منصوبہ بین الاقوامی تعاون کی شاندار مثال ہے۔

تعاون کی ایک دوسری صورت وہ معاہدے ہیں۔ جو ایٹمی امداد کے سلسلے میں یورپی اقوام اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے درمیان طے پا چکے ہیں۔ اس وقت تک یورپ کی ۱۲ اقوام ان سمجھوتوں میں شرکت کر چکی ہیں۔ ان سمجھوتوں کی غایت یہ ہے کہ بین الاقوامی تعاون سے ایٹم کے پرامن استعمال کو ترقی دی جائے یہ بارہ اقوام بلجیم۔ ڈنمارک۔ برطانیہ۔ اٹلی۔ ہالینڈ۔ ناروے۔ پرتگال سپین۔ سویڈن۔ سوئٹزرلینڈ۔ ترکی۔ اور مغربی جرمنی ہیں۔

ان سمجھوتوں کے تحت امریکہ نے تحقیقاتی ری ایکٹروں کے نقشے تعمیر اور ان کو چلانے کے متعلق معلومات بہم پہنچائی ہے۔ ایٹمی سائنس کے یہی بنیادی آلات ہیں۔ اور ان ری ایکٹروں کے پیشرو ہیں۔ جو مستقبل میں دنیا کے بہت سے حصوں کو بجلی بہم پہنچائیں گے اس کے علاوہ ریاست ہائے متحدہ ری ایکٹروں کے لئے نہ صرف جوہری ایندھن اور ان سے متعلق معلومات مہیا کرتی ہے۔ بلکہ معالجے طبیعاتی اور حیاتیاتی تحقیقات۔ صنعت اور زراعت تابکار ذرات کے استعمال میں بھی معلومات مہیا کرتی ہے۔ جون ۱۹۵۵ء میں ایٹمی امداد کے سمجھوتوں پر تبصرہ فرماتے ہوئے صدر آئزن ہاور نے فرمایا تھا۔ امریکہ تمام دنیا کی بہتری کے لئے ایٹم کے پرامن استعمال کو ترقی دینے میں اپنی کوششوں کو اور تیز کرتا چلا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اشتراکیت کے اس جذبے کی وجہ سے جس نے ہمارے قلوب کو متاثر کیا ہے ہم تعاون کرنے والے ملکوں میں ایٹمی تحقیقاتی ری ایکٹر نصب کرنے میں نصف اخراجات کا بوجھ بخوشی برداشت کریں گے

تحقیقاتی ری ایکٹر کے حصول میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کی تعاون کی پالیسی سے جس ملک نے زیادہ فائدہ اٹھایا۔ وہ سوئٹزرلینڈ ہے۔ اس ملک نے "سوئمنگ پول" ٹائپ کا ایک ایسا ری ایکٹر خریدا جو امریکہ کے ایٹمی توانائی کمیشن نے جنیوا کانفرنس کے موقع پر اگست ۱۹۵۵ء میں جنیوا کی ایٹم برائے امن نمائش میں پیش کیا تھا۔ یہ سودا ایک خاص سمجھوتے کے مطابق طے پایا۔

نومبر ۱۹۵۵ء میں بجلی پیدا کرنے کی غرض سے بلجیم کے جوہری توانائی سنڈیکیٹ نے امریکہ کی ویسٹنگ ہاؤس کارپوریشن سے ایک ۱۱۵۰۰ کلو واٹ جوہری قوت کا ری ایکٹر خریدا یہ سودا امریکہ کے ایٹمی توانائی کے نظرثانی شدہ قانون کے تحت ہوا۔ اس قانون کے تحت ریاستہائے متحدہ امریکہ اور دوسرے ممالک میں ایٹم کے پرامن استعمال کی ترقی میں آسانی پیدا کر دی گئی ہے۔ اور

...... لاطینی امریکہ میں بھی ایسے ہی حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ چنانچہ "امریکن اینڈ فارن پاور کمپنی" نے اعلان کیا ہے کہ وہ یہاں دس ہزار ایٹمی توانائی کے تین پلانٹ قائم کرے گی۔ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ پلانٹ جنوبی اور وسطی امریکہ کی بجلی کی موجودہ مشینوں کا کامیابی سے مقابلہ کریں گے البتہ ان ملکوں کے نام ابھی تک ظاہر نہیں کئے گئے جن میں یہ پلانٹ نصب کئے جائیں گے۔

جنوبی امریکہ کے سات ممالک اب تک ریاستہائے متحدہ کے ساتھ ایٹمی امداد کے معاہدے کر چکے ہیں۔ یہ معاہدے یورپی اقوام سے طے کردہ معاہدوں کے خطوط پر کئے گئے ہیں جن کی رو سے وہ امداد حاصل کر کے "ایٹم برائے امن" پروگراموں کی تکمیل کر رہے ہیں۔ جنوبی امریکہ کے یہ ممالک ارجنٹائن برازیل۔ چلی۔ کولمبیا۔ پیرو۔ یوروگوئے اور وینزویلا ہیں۔

ایٹم کی مدد سے چلنے والے بجلی کے کارخانوں کی تعمیر کے علاوہ لاطینی امریکہ کے ممالک تابکار ذرات کے استعمال میں بھی گہری دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ تابکار ذرات جوہری توانائی کی پرامن مصنوعات کا دوسرا نام ہے۔ اور اس کی مدد سے بیماریوں کے علاج اور زرعی پیداوار بڑھانے کا کام لے رہے ہیں۔ لاطینی امریکہ کے تمام ممالک عملاً کئی سالوں سے ان مقاصد کے لئے ریاست ہائے متحدہ سے تابکار ذرات حاصل کر رہے ہیں۔

مشرق وسطی اور جنوبی ایشیا کے کئی ممالک "ایٹم برائے امن" کے پروگرام میں ریاست ہائے متحدہ کی ترقی سے استفادہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ پاکستان۔ لبنان۔ ترکی اور اسرائیل ایٹمی تعاون کے معاہدے کے ماتحت۔ امداد حاصل کر رہے ہیں۔ پاکستان مصر۔ لبنان۔ ترکی۔ اسرائیل اور ہندوستان نے تابکار ذرات حاصل کئے ہیں اور ان سے تحقیقات کے علاوہ سرطان۔ دماغی رسولی اور دیگر بیماریوں کے علاج کا کام لے رہے ہیں۔ ایک تازہ معاہدہ کے ماتحت شام بھی اوک رج نیشنل لیبارٹری سے تابکار ذرات حاصل کرے گا۔ یہ لیبارٹری تابکار ذرات کی تیاری میں مصروف ہے۔

مصر نے اگرچہ امریکہ کے ساتھ ایٹمی امداد کا معاہدہ نہیں کیا۔ تاہم ۱۹۵۴ء کے ایک معاہدے کے مطابق اس نے ریاستہائے متحدہ کے سائنس دانوں کے تعاون سے قاہرہ میں تابکار ذرات کی ایک لیبارٹری قائم کر لی ہے۔

مشرق بعید میں ایٹمی میدان میں پرامن تعاون کو فروغ دینے کے لئے ایشیائی ایٹمی سنٹر کے نام سے ایک عظیم منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ عنقریب ہی یہ مرکز قائم ہو جائے گا۔ اکتوبر ۱۹۵۵ء میں کولمبو پلان کے ملکوں کے سنگاپور والے اجلاس کے موقعہ پر ریاست ہائے متحدہ نے یہ مرکز قائم کرنے کی پیش کش کی تھی۔ امریکہ کے بین الاقوامی تعاون کے ادارے کے ناظم مسٹر جان بی ہالسٹر نے اس موقعہ پر کہا تھا۔

"اگر ایٹمی عہد کی خام انسانی ترقی سے ایشیا زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے اس قسم کا شاندار منصوبہ نہایت ضروری ہے۔" چنانچہ یہ مرکز فلپائن میں قائم کیا جانے والا ہے۔

(ماخوذ)

حسنِ کارکردگی کا انعام

358

ممالک بیرون میں مساجد تعمیر کروانے کا کام اس وقت جماعت کی خاص توجہ کا محتاج ہے۔ اس مد کے چندہ کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت ۵۲ء میں جو ہدایات فرمائی تھیں ان پر کماحقہٗ عمل نہیں ہو رہا۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ اب جبکہ ہمیں جرمنی میں مسجد تعمیر کروانی ہے مالی لحاظ سے کوئی مشکل پیش آتی۔ تحریک جدید کے انسپکٹر ان جماعتوں میں بھجوائے جا رہے ہیں۔ وہ جن کارکنوں کی قابل تعریف وصولی کی رپورٹ بھجوائیں گے انہیں انشاء اللہ تعالیٰ کتاب "تحریک جدید کے بیرونی مشن" مفت بھجوائی جائے گی۔ نیز آئندہ بھی اس قسم کا قیمتی لٹریچر ان کی حسن کارکردگی پر مفت بھجوایا جاتا رہے گا۔

وکیل المال تحریک جدید

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

مقصد زندگی و احکام ربانی

اسی صفحہ کا رسالہ۔ کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

تریاق اٹھرا بچے قبل از وقت ضائع ہو جاتے یا فوت ہو جاتے ہوں قیمت فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نورالدین رضؓ جودھامل بلڈنگ لاہور

انتخابات میں رکاوٹ ڈالی گئی تو میں اسمبلی توڑنے کا مشورہ دوں گا

نئے آئین کے تحت گورنر کو میرے مشورے پر عمل کرنا ہو گا" ڈاکٹر خانصاحب

پشاور ۱۱ اپریل وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خانصاحب نے کل یہاں اخباری نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ ان کا سب سے اہم مقصد صوبے میں جلد از جلد عام انتخابات منعقد کرانا ہے اور وہ اسی مقصد کے حصول کے لئے کام کر رہے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا۔ چونکہ عوام انتخابات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس لئے میں اپنے پروگرام میں کسی کو دخل اندازی کی اجازت نہیں دونگا"

لیکن اگر چند خود غرض اور مفاد پرست عناصر نے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات میں رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش جاری رکھی تو ملک کے بہترین مفاد کے پیش نظر میں گورنر کو اسمبلی توڑ دینے کا مشورہ دوں گا۔

ڈاکٹر خانصاحب نے مزید کہا کہ رمضان کے بعد اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ جس کے بعد ہی وہ اپنے اگلے اقدام کے بارے میں آخری فیصلہ کریں گے

آپ نے مزید کہا کہ نئے آئین کے تحت انہیں گورنر کو اسمبلی توڑنے کا مشورہ دینے کا حق حاصل ہے اور گورنر بھی ان کے مشورے پر عمل کرنے کے پابند ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ انہیں صوبائی اسمبلی میں اکثریت اور عوام کا اعتماد حاصل ہے اور اگر کسی شخص کو اس بارے میں شبہ ہے۔ تو رمضان کے بعد اسمبلی کے اجلاس میں اس پر صورت حال واضح ہو جائے گی۔

آپ نے اس خبر کی تردید کی کہ پہلے اسمبلی کا اجلاس ۹ اپریل کو ہونا تھا۔ لیکن بعد میں اسے ملتوی کر دیا گیا۔ ڈاکٹر خانصاحب نے کہا کہ ابھی تک اسمبلی کے اجلاس کی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔

وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ ان کی کابینہ میں چودہ یا پندرہ وزیر ہوں۔ نائب وزیر کوئی نہیں ہوگا۔ البتہ چند پارلیمنٹری سیکرٹری مقرر کئے جائیں گے۔ لیکن یہ تمام عہدے سیاسی رشوت کے طور پر نہیں بلکہ ضرورت کے تحت اور صرف قابل افراد کو دئے جائینگے

آپنے کہا کہ ون یونٹ پارٹی سیاسی جماعت نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد وحدت مغربی پاکستان کو مستحکم کرنا ہے

استقبال و الوداع کی مشترک تقریب

بقیہ صفحہ اول

مبلغین کی خدمت میں خوش آمدید اور الوداع پر مشتمل ایک مختصر ایڈریس پیش کیا۔ مشرقی افریقہ کے امری عبیدی صاحب نے جو دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے وطن واپس تشریف لے جا رہے ہیں۔ ایک مختصر سی تقریر میں اس امر پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے نہ صرف قبول حق کی توفیق عطا فرمائی بلکہ آپ کو یہ موقع بھی عطا فرمایا کہ آپ مرکز سلسلہ میں رہ کر علم دین حاصل کریں اور اس کے روحانی ماحول اور اس کی عظیم الشان برکتوں سے متمتع ہوں۔ امری عبیدی صاحب نے آخر میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے وطن میں کامیاب طریق پر فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی توفیق عطا کرے

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تقریر

آپ کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اپنی طرف سے اور تمام دوسرے مبلغین کرام کی طرف سے جن کے اعزاز میں یہ تقریب منعقد کی گئی تھی۔ اس عزت افزائی پر وکالت تبشیر کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے دوران تقریر میں اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ میدان تبلیغ میں اللہ تعالےٰ مبلغین اسلام کی کیسے غیر معمولی طریق پر مدد فرماتا ہے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے آخر میں آپ نے اس امر پر زور دیا کہ مبلغ کے لئے یہی کافی نہیں ہے کہ وہ خود خدائی نصرت کا مشاہدہ کرے بلکہ وہ دوسروں کو بھی اس کا مشاہدہ کرائے۔ آپنے فرمایا۔ جب تک مبلغ اس قابل نہ ہو کہ وہ دوسروں کو بھی خدا کا ہاتھ دکھا سکے اس وقت تک اسے اعلائے کلمۃ الحق کے فریضہ میں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہو سکتی۔ آخر میں آپ نے اس امر پر زور دیا کہ اللہ تعالےٰ سے ہم سب کا ذاتی تعلق قائم ہونا چاہیئے۔ بعدہٗ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے دعا کرائی اور اسطرح یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی

جموں میں بخشی غلام محمد کی کار پر حملہ

مظاہرین پر کئی بار لاٹھی چارج اور آنسو گیس چھوڑی گئی

نئی دہلی ۱۱ اپریل کل جموں میں پرجا پریشد کے مظاہرین نے وزیر اعظم مقبوضہ کشمیر بخشی غلام محمد کی کار پر سوڈے کی بوتلیں دے ماریں۔ لیکن بوتلیں کار کے پچھلے حصہ پر لگیں اور بخشی بال بال بچ گئے۔

کل جموں میں جلسے جلوسوں پر پابندیوں کے باوجود احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے کئی بار لاٹھی چارج کیا اور اشک آور گیس استعمال کی۔ پولیس کی لاٹھی چارج سے ۲۸ افراد زخمی ہو گئے کل پرجا پریشد کے مظاہرین نے نیشنل کانفرنس کے دفتر پر حملہ کیا لیکن پولیس کے شدید لاٹھی چارج کے باعث مظاہرین منتشر ہونے پر مجبور ہو گئے۔

جموں شہر کے گلی کوچوں میں پولیس گشت کر رہی ہے۔ اور روزمرہ مظاہروں کے بعد حفاظتی انتظامات اور سخت کر دیئے گئے ہیں۔ شہر کے مختلف طبقوں میں بدستور کشیدگی پائی جاتی ہے۔

پٹیالہ میں صدر بھارت کی تقریر پر ہنگامہ

پٹیالہ ۱۱ اپریل۔ کل یہاں جب صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرشاد ایک جلسہ عام میں تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو قریباً تین صد افراد نے جلسہ میں ابتری ڈال دی۔ صدر کی تقریر سننے سے انکار کر دیا اور مظاہرے کرنے شروع کر دیئے۔

یہ اشخاص مالیر کوٹلہ کے شرنارتھی بیان کئے جاتے ہیں جو بجلی کے نرخوں میں کمی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کیا جس سے ۱۴ افراد مجروح ہو گئے

شاہ ایران ماسکو جائیں گے

تہران ۱۱ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ ایران نے ماسکو جانے کی دعوت منظور کر لی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ایران کے وزیر خارجہ اور روس کے سفیر نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ معاہدہ بغداد میں ایران کی شرکت سے ایران اور روس کے باہمی تعلقات میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی۔ خیال ہے کہ شاہ ایران جب ماسکو جائیں گے تو روس کی جانب سے انہیں اقتصادی امداد کی پیشکش کی جائے گی۔

کوئٹہ میں پھر زلزلہ

کوئٹہ ۱۱ اپریل پیر کے روز کوئٹہ میں رات کے نو بجکر ۱۴ منٹ پر پھر زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہوئے۔ زلزلہ کا مرکز کوئٹہ سے دس میل شمال مغرب کی جانب بیان کیا جاتا ہے زلزلے کے جھٹکے بڑے مختصر عرصہ کے لئے محسوس کئے گئے جو معمولی نوعیت کے تھے۔ کسی علاقہ سے نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔

---

(۳) بذریعہ جوئی۔

کل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مبلغین اسلام کے اعزاز میں دعوت طعام کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مجلس خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے علاوہ بعض بزرگان سلسلہ نے بھی شرکت فرمائی

طلبہ جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کی نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں

طلبا جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں

متروکہ جائداد کی منتقلی کا آرڈیننس

کراچی ۱۱ اپریل۔ کل یہاں ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے متروکہ جائداد کی فروخت منتقلی یا تبادلہ کے آرڈیننس مجریہ ۱۹۴۹ء کی میعاد میں ایک سال کا مزید اضافہ کر دیا ہے۔ یہ آرڈیننس ۱۱ اپریل ۱۹۵۷ء تک نافذ العمل رہے گا۔ اس حکم کے تحت ان شہری غیر منقولہ جائدادوں کی منتقلی کی اجازت ہوگی۔ جن کے تبادلے کا سمجھوتہ ۲۷ جولائی ۱۹۴۸ء سے پہلے ہو چکا ہو اور اس تاریخ سے قبل ۸۰ فیصد رقم بھی ادا کی جا چکی ہو

کراچی۔ ۱۱ اپریل۔ عراق نے تونس اور مراکش کی آزادی تسلیم کر لی ہے۔ آج یہاں کراچی کے عراقی سفارتخانے سے اس کا اعلان کیا ہے

درخواست دعا

خاکسار کے بہنوئی مکرم عبدالسلام صاحب (جو کہ قاضی ظہور الدین صاحب اکمل کے بھتیجے ہیں) کافی عرصہ سے بعارضہ ٹی بی بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

بشیر احمد شاہ کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ

قابل رشک صحت اور طاقت

قرص نور

جملہ شکایات کمزوری، ضعف دل و دماغ، دل کی دھڑکن، پیشاب کی کثرت تمام جسمانی کمزوری اور چہرہ کی زردی کا بفضلہ تعالےٰ یقینی اور زود اثر اور مستقل علاج قیمت چار روپے

ملنے کا پتہ:۔ ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ